عَامُ الْأُسْرَةِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْأُسْرَةَ نِعْمَةً تُصَانُ، وَمَوَدَّةً تُسْتَدَامُ، وَرَكِيزَةً تُبْنَى عَلَيْهَا الْأَوْطَانُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: **﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾**.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! ہمارے آج کے خطبے کا موضوع خاندان اور اُسکی اہمیت ہے، **تو میرے بھائیو!** اگر خاندان نہ ہوتے تو رُوئے زَمین پر کسی انسان کا وجود تک نہ ہوتا، نہ لوگ ربِّ رحمان کی عبادت سے سَرفراز ہوتے، نہ ہی شہروں وملکوں کی تعمیر وترقی ظہور پذیر ہوتی، تو یہ سب کچھ ہمیں یہ سمجھانے کے لیے ہے کہ خاندان کا قیام اور اُسکا استحکام ایک دینی فریضہ ہے، ایک شرعی مقصد ہے، اور ایک قومی وملّی ذمہ داری ہے، اِسی کے بَل بَوتے پر کاروانِ حیات جاری رہتا ہے، اِسی کی بدولت نَسلیں اِطاعتِ الٰہی کی توفیق سے ہمکنار ہوتی ہیں، اور اِسی کے ذریعے خداتعالیٰ کی زمین اُسکے بندوں سے آباد ومعمور ہوتی ہے.

چنانچہ اپنے خاندان کی تشکیل تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتِ مبارکہ رہی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً﴾، "اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں اور انہیں بیوی بچے بھی عطا فرمائے ہیں"، اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے خاندانوں کا ذکر فرمایا ہے، اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عمران کے خاندانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ﴾، اور سورہِ یوسف میں خاندانِ یعقوب علیہم السلام کا تفصیلی قصہ بیان فرمایا، علاوہ ازیں حضرت ایّوب علیہ السلام، حضرت موسی علیہ السلام، اُنکی والدہ ماجدہ، اُنکے بھائی اور اُنکی بہن کا تذکرہ فرمایا، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُنکی والدہ ماجدہ کا ذکر فرمایا، یہ سب خاندانِ نبوّت ہیں، اور قرآنِ مجید میں ذکر کردہ وہ مثالیں ہیں، جنہیں اللہ رب العزت نے ہمارے لیے بیان فرمایا ہے، تاکہ ہم اُنکی اقتدا کریں، اور اُنکے طریقے پر چلیں، ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ "یہ لوگ وہ تھے جن کو اللہ نے ہدایت کی تھی، لہذا تم بھی انہی کے راستے پر چلو".

تو میرے بھائیو! اپنی فیملی اپنے خاندان کی نگہداشت کیجیے، اُنکی نگہبانی کیجیے، باہمی روابط و تعلّقات کو مضبوط بنائیے، اُنکی قدر دانی کا حق ادا کیجیے، اور اُنکے تئیں اپنی ذمہ داریاں دیانت داری کے ساتھ نبھائیے، کیونکہ نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، أَحَفِظَ أَمْ ضَيَّعَ، حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ»، "بیشک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس نے اس کی حفاظت کی یا اسے ضائع کردیا، حتیٰ کہ وہ بندے سے اس کے گھروالوں کے بارے میں بھی پوچھے گا".

اللہ کے بندو! خاندان ایک مبارک درخت کی مانند ہے، جسکا سایہ طویل ودراز ہوتا ہے، جس کثرت سے اُسکی شاخیں ہوتی ہیں، اور جتنی زیادہ اُسکی ٹہنیاں ہوتی ہیں، اُسی حساب سے آنے والی نسلوں تک کو اُسکا پھل ملتا رہتا ہے، اور خاندان کی شاخیں اولاد ہیں، اُنہیں سے زندگی کی رونقیں اور خوشیاں بامِ عُروج کو پہنچتی ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿**الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا**﴾، "مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں".

میرے بھائیو! حضراتِ اَنبیاء کرام علیہم السلام نے انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ رب تعالیٰ کے حضور اپنے لیے اولاد اور نسل کے تسلسل کی دعاء فرمائی، تاکہ اُنکے خالق ومالک اللہ رب

العزت کی عبادت کا سلسلہ جاری رہے، اُنکی مسرّتیں اور خوشیاں تمام ہوں، اُنکے خاندانوں کا اِستحکام برقرار رہے، چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے یوں دعا فرمائی: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ﴾، "میرے پروردگار! مجھے ایک ایسا بیٹا دیدے جو نیک لوگوں میں سے ہو".

اور حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: ﴿فَهَبْ لِي مِن لَدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ﴾، "لہذا آپ خاص اپنے پاس سے مجھے ایک ایسا وارث عطا کردیجیے، جو میرا بھی وارث ہو، اور یعقوب کی اولاد سے بھی میراث پائے".

میرے بھائیو! کثرتِ اولاد کی اہمیت کے پیشِ نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اِسکی ترغیب دی ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ»، "خوب محبت کرنے والی اور زیادہ بچّے جننے والی عورت سے شادی کرو".

تو اللہ کے بندو! کس چیز نے آپکو اولاد کی کثرت سے روک رکھا ہے؟ کیا آپ کو رزق کی تنگی کا خوف لاحق ہے؟ یا اُنکے اَخراجات آپکو بھاری محسوس ہوتے ہیں؟ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ اولاد کا وجود تو سَراپائے برکت ہے، جسے اولاد سے نوازا جاتا ہے اُسے رزق بھی عطا کیا جاتا ہے، اور جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے اُسکے ساتھ اُسکا رزق بھی پیدا کردیا جاتا ہے، تو جو اِس بات کو سمجھنا چاہے وہ سمجھ ہی لیتا ہے، اور جو اِس سے لاعلم رہنا چاہے تو جہالت ہی اُسکا مقدر بنتی ہے،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا﴾، "اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟"، ایک دوسرے مقام پہ فرمایا:﴿نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ إِيَّاكُمْ﴾، "ہم اُنہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تُمہیں بھی".

میرے بھائیو! اپنے آباؤ اجداد کی طرف ایک نظر دوڑائیں، اور دیکھیے کہ کیسے اُنہوں نے اپنی محدود ذرائعِ آمدنی اور تلخ ایّامِ زندگی کے باوجود اپنے رب پر توکّل کیا، اپنے رازق و مالک سے حُسنِ ظن رکھا، اپنی نسل و ذریت کو کثرت سے بڑھایا، تو اللہ رب العزت نے اُنکی اولادوں کو برکتوں سے مالامال فرمادیا.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان!** اولاد کی کثرت آپکے وطن کے لیے قُوّت ہے، آپکے معاشرے کے لئے شَرف و اِعزاز ہے، آپکے بڑھاپے کے لیے سہارا ہے، اور روزِ قیامت آپکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے باعثِ فخر ہے، توکتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے اپنے اولاد میں کثرت کی، اور بڑھاپے میں اُسکی خوشی کا کیا عالَم ہوگا؟ جب اُسکی اولاد میں سے کوئی اپنی باتوں سے اُس کا دِل لگائے رکھے گا، توکوئی اپنے مال کے ذریعہ اُسے مضبوط کرے گا، اور کوئی اپنے عِلم و اَخلاق، کامیابی و اِمتیازی حیثیت، اور رُتبے و منصب پر فائز ہوکر اُسکے لیے شَرف و اِعزاز کا باعث بنے گا.

اور اُس گھر کی سعادتمندی کے کیا ہی کہنے! جہاں ایک ہی گھر میں دادا دادی، میاں بیوی، اور پوتے پوتیاں ایک ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، اپنی ثقافتی اَقدار کو نسل در نسل آگے منتقل کرتے ہیں، زندگی کے نشیب و فراز میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی اُنکے رزقوں اور اہل و عیال میں برکت عطا فرمادیتے ہیں.

میرے بھائیو! ہماری حکیمانہ قیادت نے خاندانی نظام اور اُسکی اہمیت کے پیشِ نظر سال دو ہزار چھبیس کو "عامُ الأُسرة" یعنی "خاندان کا سال" قرار دیا ہے، اِس ایمان و یقین کے ساتھ کہ خاندانی نظام خوشحال و مستحکم معاشرے کی تکمیل کے لیے ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، اور اِس

عزم وارادہ کے ساتھ کہ خاندان کے تحفظ اور اُسکی نگہداشت کو یقینی بنایا جائے، تاکہ ہمارے خاندان ویسے ہی ہوں جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ﴿**مِيثَاقًا غَلِيظًا**﴾، یعنی "پُختہ وبھاری عَہد" کہ کر اُنکی توصیف بیان فرمائی ہے.

تو میرے بھائیو! اب ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے خاندانوں میں میل ملاپ، روابط وتعلّقات کو گہرا کریں، بکثرت اپنی اولاد ونسل کو بڑھائیں، رب تعالیٰ پر ایمان کی مضبوطی، عبادات کی پابندی پر اُنکی تربیت کریں، اُنھیں اَپنی اَقدار، حُسنِ اَخلاق، اور اپنی اَصل پہچان سے وابستہ رہنا سکھائیں، اُن میں وطن سے محبت، اُسکی خدمت، اُسکی قیادت کی اِطاعت، اور وطن کے تیئں اپنی ذمہ داری کا جذبہ و شعور راسخ کریں، تاکہ وہ تعمیر و ترقی اور خدمت و عطا کے اِس خوبصورت سفر کو جاری وساری رکھیں.

هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ قَدْ أَوْلَى عِنَايَةً لِأُسَرِنَا، فِي حَاضِرِهَا وَمُسْتَقْبَلِهَا لِإِسْعَادِنَا، فَاجْعَلْنَا أَوْفِيَاءَ لِعَهْدِهِ، طَائِعِينَ لِأَمْرِهِ، قَائِمِينَ بِحَقِّهِ.

وَأَسْعِدِ اللَّهُمَّ أُسَرَنَا، وَامْلَأْ بِالْأُلْفَةِ حَيَاتَنَا، وَارْزُقْنَا الذُّرِّيَّةَ الطَّيِّبَةَ، الَّتِي تَتَمَسَّكُ بِدِينِهَا، وَجَمِيلِ أَخْلَاقِهَا، وَتَعْتَزُّ بِوَطَنِهَا، وَتُعْرَفُ بِتَفَوُّقِهَا

وتمَيُّزِهَا. اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي أَوْلَادِنَا، وَاجْعَلْهُمْ قُرَّةَ عَيْنٍ لَنَا، وَوَفِّقْهُمْ فِي دِرَاسَتِهِمْ وَعَمَلِهِمْ، وَجَمِيعِ شُؤُونِ حَيَاتِهِمْ. اللَّهُمَّ يَا مَنْ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ: ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ * أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا﴾.

يَا وَاسِعَ الْفَضْلِ وَالنَّعْمَاءِ، يَا كَرِيمَ الْعَطَاءِ، يَا مَنْ بِيَدِهِ خَزَائِنُ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، يَا مَنْ رَزَقْتَ زَكَرِيَّا وَلَدًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، ارْزُقِ الْمَحْرُومِينَ مِنَ الذُّرِّيَّةِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْهُمْ لِأَسْبَابِ عِلَاجِهِمْ، وَأَسْعِدْ قُلُوبَهُمْ، وَكَثِّرْ نَسْلَهُمْ، وَهَبْ لَهُمْ ﴿مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَبِأُسَرِنَا مُهْتَمِّينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ: لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ يَا وَاسِعَ الرَّحْمَةِ، وَيَا عَظِيمَ الْمِنَّةِ، اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ. اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا، فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، وَتَجْعَلُهُ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.